اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

ساٹھواں اجلاس (پانچویں نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ **24** رنومبر 2022ء بروز جمعرات بمطابق **28** رربیع الثانی 1444 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔	03
2	وقفہ سوالات۔	04
3	رخصت کی درخواستیں۔	11
4	مورخہ 17 نومبر 2022ء کی اسمبلی نشست میں پیش کردہ قرارداد نمبر **153** منجانب: جناب ثناء اللہ بلوچ، رکن صوبائی اسمبلی۔	12
5	قرارداد نمبر **155** منجانب: ملک سکندر خان ایڈووکیٹ، رکن صوبائی اسمبلی۔	14
6	گورنر بلوچستان کا حکم نامہ۔	16

جلد 60 ☆☆ شمارہ 05

ایوان کے عہدیدار

قائم مقام اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔سردار بابر خان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب مقبول احمد شاہوانی

☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ **24** /نومبر 2022ء بروز جمعرات بمطابق **28**/ربیع الثانی 1444 ہجری، بوقت شام 04 بجکر 45 زیرصدارت سردار بابر خان موسیٰ خیل، قائم مقام اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُلۡہِکُمۡ اَمۡوَالُکُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُکُمۡ عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ ۚ وَمَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۹﴾ وَاَنۡفِقُوۡا مِنۡ مَّا رَزَقۡنٰکُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَ اَحَدَکُمُ الۡمَوۡتُ فَیَقُوۡلَ رَبِّ لَوۡلَاۤ اَخَّرۡتَنِیۡۤ اِلٰۤی اَجَلٍ قَرِیۡبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَکُنۡ مِّنَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۱۰﴾ وَلَنۡ یُّؤَخِّرَ اللّٰہُ نَفۡسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُہَا ؕ وَاللّٰہُ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۱﴾

﴿پارہ نمبر ۲۸ سُوۡرَۃُ المنافقون آیات نمبر ۹ تا ۱۱﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! غافل نہ کردیں تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے اور جو کوئی یہ کام کرے تو وہی لوگ ہیں ٹوٹے میں۔ اور خرچ کرو کچھ ہمارا دیا ہوا اس سے پہلے کہ آ پہنچے تم میں کسی کو موت تب کہے اے رب کیوں نہ ڈھیل دی تو نے مجھ کو ایک تھوڑی سی مدت کہ میں خیرات کرتا اور ہو جاتا نیک لوگوں میں۔ اور ہرگز نہ ڈھیل دے گا اللہ کسی جی کو جب آ پہنچا اس کا وعدہ اور اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو۔ وَمَا عَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

☆☆

جناب قائم مقام اسپیکر: وقفہ سوالات۔

جزاک اللہ۔ بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ۔ ریکی صاحب ! آج پھر لیٹ ہوئے ہیں۔ میر زابد علی ریکی صاحب ! اپنا سوال نمبر 542 دریافت فرمائیں۔

میر زابد علی ریکی: Question no 542۔ آیا ہے منسٹر۔

جناب قائم مقام اسپیکر: منسٹر تو نہیں آیا ہے مگر question کا answer آپ کو ٹیبل کر دیا ہے اگر آپ مطمئن ہیں تو پھر۔۔۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! میں مطمئن نہیں ہوں دیکھیں ہمارے منسٹر غیر حاضر ہوتے ہیں تو اس دن جناب اسپیکر صاحب! میں نے آپ سے کہا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: مری صاحب! یہ انرجی کا ہے آپ جواب دیں گے؟

میر زابد علی ریکی: نہیں آخر وجہ کیا ہے جناب اسپیکر صاحب! ہم کہاں سے آتے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی۔

میر زابد علی ریکی: اپنے سوالات جوابات دینے کے لیے آخر وجہ کیا ہے جناب اسپیکر صاحب! ہم لوگوں نے گناہ کیا کیا ہے؟ یہ دیکھیں جناب اسپیکر صاحب! میرا question ہے یہ دیکھیں 2021 جولائی 13 تاریخ کا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اگر آپ کہتے ہیں تو defer کر دیتے ہیں۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر! کوئی ایکشن لے لیں منسٹروں کے خلاف منسٹر کیوں اس طرح کر رہے ہیں خدارا! وجہ کیا ہے بھائی آپ لوگ کیوں نہیں آتے کدھر ہیں جناب اسپیکر! کس چیز کی بات کر لیں وہ نہیں آ رہے ہیں۔

قائم مقام اسپیکر: انرجی کی منسٹری نصیب اللہ مری کی پارٹی کے ساتھی کے پاس ہے تو وہ جواب دے دیں۔

میر نصیب اللہ مری (وزیر تعلیم): سر! عمر جمالی آ رہے ہیں۔

قائم مقام اسپیکر: چلیں سوالات پر پھر منسٹر کے آنے کے بعد آتے ہیں۔

میر زابد علی ریکی: نہیں اِس طرح نہیں، پھر مَیں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں یہ کیا وجہ ہے بھائی جناب اسپیکر صاحب! میں واشک سے آتا ہوں یہ منسٹر اپنی من مانی کرتے ہیں وجہ کیا ہے؟ کورم کی نشاندہی کرتے ہیں۔ آجائیں کیوں نہیں آتے ہیں؟ سارے اسمبلی میں آجائیں۔ جناب اسپیکر صاحب! ایکشن لے لیں ہم بیٹھے ہیں سب کو بُلا دیجئے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: کورم کی گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اِس مرحلے میں کورم کی گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام اسپیکر: مَیں نظامی اسکول ڈکی، جناح ایلیٹ اسکول جناح ٹاؤن کوئٹہ اور بلوچستان یونیورسٹی ماس کمیونیکیشن کے طلباء کو بلوچستان اسمبلی آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ یہ اسٹوڈنٹس کافی دُور سے آئے ہیں بلوچستان اسمبلی کا سیشن اٹینڈ کرنے کے لئے مگر ہمارے کورم کی نشاندہی ہوئی اس لئے اُنہوں نے کارروائی نہیں دیکھی تو مَیں پندرہ منٹ کے لئے وقفہ دیتا ہوں اپوزیشن اور گورنمنٹ مہربانی کرکے اپنے ممبران کو بُلا لیں اگر پندرہ منٹ کے بعد بھی آپ لوگوں کے ممبرز پورے نہیں ہوئے تو اجلاس کو prorogue کر دیا جائے گا۔ مہربانی۔

(اجلاس زیر صدارت محترمہ شاہینہ کاکڑ، چیئرپرسن دوبارہ شروع ہوا)

میڈم چیئرپرسن: پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلے میں کورم کی گھنٹیاں بجائی گئیں)

میڈم چیئرپرسن: میر زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 542 دریافت فرمائیں۔

میر محمد عارف محمد حسنی: آپ مجھے دو منٹ دے دیں۔

میڈم چیئرپرسن: میر صاحب! نہیں کارروائی کے بعد فلور آپ کو دوں گی۔

میر زابد علی ریکی: میڈم چیئرپرسن! آپ بات سنیں، آپ یقین کریں میرا پاؤں درد کرنے لگا ہے، آج مَیں صبح گیارہ بجے سیکرٹریٹ آیا ہوں، تین بجے تک سیکرٹریٹ میں تھا، کوئی منسٹر وہاں آتے نہیں ہیں ہماری فائل اُسی طرح رہتی ہے۔ میرا مقصد یہ ہے کہ منسٹر سیکرٹریٹ میں کم از کم اپنے دفتر میں آئیں، عوام اور ایم پی ایز آتے ہیں وہ اپنے دفتروں میں آئیں۔ ہم اُنکے گھروں میں تو نہیں جاسکتے۔ اُس کو گورنمنٹ نے منسٹر بنایا ہے وہ اپنے دفتر میں بیٹھیں۔ وہ نہ اپنے دفتروں میں آتے ہیں نہ اسمبلی میں آتے ہیں۔ آپ یقین کریں صبح دس بجے سے لیکر تین بجے تک مَیں نے آج نماز ساڑھے تین بجے پڑھی ہے اب مَیں کیا کروں آپ مجھے بتا دیں؟ مَیں دو مہینوں سے خدا کی قسم مَیں بیمار تھا دو مہینے کراچی میں رہا۔ دو مہینے کی ساری فائلیں مَیں ہر منسٹر کے پاس لے گیا ہوں۔ منسٹر وہاں نہیں ہوتے ہیں۔ ابھی اگر مَیں بات کروں کسی منسٹر کا نام لوں کہتا ہے کہ بھئی آپ میرا نام لے رہے ہیں بھئی ہم کیا کریں۔

میڈم چیئرپرسن: نہیں آپ لے لیں۔

میر زابد علی ریکی: کس کا نام لوں۔ میڈم چیئرپرسن! اگر آج یہ منسٹر ہیں تو الحمدُ للہ اپوزیشن کی بدولت آپ منسٹر ہیں۔ بلوچی میں کہتے ہیں کہ ایک گلاس پانی پیؤ سو سال کا وفا کرو۔ پشتو میں بھی اسی طرح ضرب المثل ہے۔ میڈم! ہم فون کرتے ہیں وہ فون اُٹھاتے ہیں مَیں نے فون کیا ہے میرے فون نہیں اُٹھاتے ہیں۔۔۔ (مداخلت۔شور)

میڈم چیئرپرسن: نہیں مری صاحب! مَیں آپ کو موقع دوں گی۔ اصغر صاحب! آپ کو کس نے اجازت دی ہے

آپ بیٹھ جائیں۔ ریکی صاحب! آپ مطمئن ہیں یا نہیں؟

میر زابد علی ریکی: میڈم چیئرپرسن! آپ ایک کام کریں۔

میڈم چیئرپرسن: جی جی۔

میر زابد علی ریکی: مَیں نے پرسوں سردار بابر سے بھی کہا کہ آپ سردار بھی ہیں اور اسپیکر بھی ہیں آپ مہربانی کریں۔

میڈم چیئرپرسن: ریکی صاحب! منسٹر صاحب آ گئے۔

میر زابد علی ریکی: مَیں نے اسپیکر صاحب سے یہ کہا کہ آپ مہربانی کریں رولنگ دیں سیکرٹریز اور منسٹرز وغیرہ آ جائیں اِنکو پابند کریں ہم سوال لائیں گے وہ جوابات دے دیں۔ یہ مَیں نے سوال کیا ہے 542 اِسکا جواب دے دیں۔

میڈم چیئرپرسن: جی منسٹر صاحب۔

وزیر انرجی: جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

☆542 میر زابد علی ریکی، رُکن اسمبلی: <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 13 جولائی 2021</u>

کیا وزیر انرجی ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ، مالی سال 22-2021ء کے بجٹ میں محکمہ انرجی واشک، لسبیلہ، تربت، خضدار اور کوئٹہ اضلاع کیلئے کل کسقدر اسامیاں تخلیق کی گئی ہیں ان کے نام، گریڈ اور تعداد کی تفصیل دی جائے؟

وزیر انرجی: جواب موصول ہونے کی تاریخ 8 اکتوبر 2021ء۔

ڈائریکٹوریٹ جنرل آف الیکٹریسٹی محکمہ توانائی صوبائی سطح پر کام کر رہا ہے جس کیلئے مالی سال 22-2021ء میں ذیل اسامیاں تخلیق کی گئی ہیں:

نمبر شمار	نام	گریڈ	تعداد
1	ڈپٹی ڈائریکٹر (ایڈمن)	18	1
2	ڈپٹی ڈائریکٹر (کوارڈینیشن)	18	2
3	سسٹم اینالسٹ	18	1
4	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (کوارڈینیشن)	17	2
5	سوئیپر	01	1
		ٹوٹل	7

میڈم چیئرپرسن: جی کوئی ضمنی سوال ہے؟

میرزابدعلی ریکی: مَیں نے محترمہ چیئرمین صاحبہ یہ سوال کیا تھا کہ 22-2021ء کے بجٹ میں محکمہ انرجی واشک ،لسبیلہ،تربت ،خضدار اور کوئٹہ اضلاع کیلئے کل کسقدر اسامیاں تخلیق کی گئی ہیں ۔اُنھوں نے مختصر جواب دیا ہے کہ صوبہ بلوچستان میں چھ یا سات تعداد ہے۔اب آپ اندازہ لگائیں کہ یہ بڑا محکمہ ہے نہ آپ نے واشک میں پوسٹ دی ہے نہ آپ نے تفصیلی مجھے جواب دے دیا ہے بس مختصر سا جواب دے دیا ہے کہ آپ مطمئن ہو جائیں جان چھڑادی۔ اُس وقت جب جام کمال صاحب سی ایم تھے، یہ اُسی وقت کے سوالات ہیں کہ کم از کم میرا مقصد یہی تھا کہ جام صاحب! آپ یہ بتادیں کہ آپ بلوچستان کے وزیراعلیٰ ہیں آپ صرف لسبیلہ کے وزیراعلیٰ نہیں ہیں آپ یہ بتادیں کہ آپ واشک کے ساتھ کیوں یہ کررہے ہیں؟ ابھی اِس پر جواب آپ دے دیں گے آپ منسٹر ہیں اگر آپ عمل کرتے ہیں ٹھیک ہے نہیں کرتے بسم اللہ آگے بھی جائیں گے بات کریں گے۔

میڈم چیئرپرسن: جی۔

میرزابدعلی ریکی: میڈم چیئرپرسن! اِن سوالوں کے جوابات مجھے آج صبح ملے ہیں۔اُس سے پہلے مجھے نہیں ملا تھا۔ اور جس طریقے سے وضاحت کی گئی ہے جیسے محترم ممبر کہہ رہے ہیں یہ اسکا تفصیلی جواب اگر ممبر محترم کو چاہیئے تو وہ سپلیمنٹری سوال کریں اُسکا تفصیلی جواب دے دیں گے۔

میرزابدعلی ریکی: بالکل مجھے بتادیں۔

میڈم چیئرپرسن: جی جی، ضمنی سوال۔

میرمحمد عارف محمد حسنی: میڈم چیئرپرسن! منسٹر انرجی بیٹھے ہوئے ہیں اِن سے ریکوئیسٹ ہے کہ 19-2018ء میں کوئی چودہ کروڑ روپے دیئے تھے مَیں نے چاغی، دالبندین،تفتان،نوکنڈی اور چاغی کی بجلی کے لئے مگر اُنکا کام واپڈا والوں نے شروع کیئے ہیں لیکن ابھی تک تین چار سال ہوئے ہیں اُنھوں نے مکمل نہیں کیئے ہیں۔ایک تو واپڈا والوں کو بلالیں کہ کیونکہ وکنٹریکٹر ہیں ہمارے انرجی ڈیپارٹمنٹ کے ایک تو اُنکو بلاکر کے اُن سے پوچھ لیں۔اُسکے علاوہ ابھی کوئی ساڑھے سات کروڑ روپے مَیں نے دیئے ہیں امین آباد چاغی کی بجلی کے لئے الیکٹرک سٹی کے لئے وہ بھی ابھی تک انرجی ڈیپارٹمنٹ نے، پی اینڈ ڈی نے اور فنانس ڈیپارٹمنٹ نے اُنکو پتہ دیا ہے کہ نہیں اُنھوں نے واپڈا کو دیا ہے یا نہیں دیا ہے ابھی تک وہ کام شروع نہیں ہوا ہے کوئی ڈیڑھ سال ہوئے ہیں پچھلا بجٹ نہیں اُس سے پچھلے بجٹ کی۔اُس کے علاوہ مَیں منسٹر صاحب کی توجہ مبذول کرواؤں گا ایک مسئلے کی طرف کہ چاغی شہر اور دالبندین بائی پاس کے لئے ہم نے کروڑوں روپے اسٹریٹ لائٹس کے لئے دیئے۔ وہ بھی انرجی ڈیپارٹمنٹ نے کوئی ڈیڑھ سال ہوگئے ہیں پتہ نہیں کیا کارروائی کی

ہے؟ وہ مہربانی کرکے ابھی اُن کے پاس مَیں اُن سے جواب نہیں مانگ رہا ایک میٹنگ یہ بُلا لیں انرجی ڈیپارٹمنٹ والوں کی کہ وہ ٹینڈر کیئے ہیں یا نہیں؟ کام تو شروع نہیں ہوا ہے ابھی تک وہ بھی دیکھ لیں۔ بڑی مہربانی۔

میڈم چیئرپرسن: جی منسٹر صاحب۔

وزیر انرجی: شکریہ میڈم۔ جیسے کہ معزز ارکان نے کہا کہ اُنکی اسکیمیں سال ڈیڑھ سال پہلے کی تھیں کیونکہ مجھے ابھی کچھ عرصہ ہوا ہے ڈیپارٹمنٹ ملا ہے تو مَیں انشاء اللہ اپنے ڈیپارٹمنٹ میں معزز ارکان کو تکلیف دوں گا، کہ اُنکے سامنے بیٹھ کے انرجی ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری صاحب کے سامنے بیٹھ کر اس چیز کو ہم discuss کرلیں گے. thank you.

میڈم چیئرپرسن: جی ملک نصیر صاحب! ضمنی سوال ہے؟

ملک نصیر احمد شاہوانی: اِسی سے related ہے۔ اور سوال کو اگر دیکھا جائے تو اسمیں اُسی کا proper جواب نہیں ہے یہ Question کہتا ہے کہ محکمہ انرجی واشک، لسبیلہ، تربت، خضدار اور کوئٹہ اضلاع کیلئے کل کسقدر آسامیاں تخلیق کی گی ہیں ان کے نام، گریڈ اور تعداد کی تفصیل دی جائے۔ لیکن یہاں ضلع وائز کچھ نہیں ہے۔ ایک لکھا ہوا ہے تعداد ایک ڈپٹی ڈائریکٹر کا۔ ڈپٹی ڈائریکٹر ہے کو آرڈینیشن دو۔ اور سسٹم انالسٹ کی ایک ہے اور اسی طرح سوئیپر اور دوسرے انکو ملا کے انہوں نے سات پوسٹیں یہاں لکھی ہیں پتہ نہیں یہ واشک کی ہیں کوئٹہ کی ہیں تربت کی ہیں خضدار کے ہیں؟ یہ اسی سال کا جواب ہے یا یہ غلطی سے لکھا گیا ہے یہ پوچھنا چاہتے ہیں؟ یہ اِسی سوال کا جواب تو مجھے نہیں لگ رہا ہے۔

میڈم چیئرپرسن: جی منسٹر صاحب۔

میر عمر خان جمالی (مشیر وزیراعلیٰ برائے محکمہ توانائی): میڈم چیئرپرسن! یہ سوالات پچھلے سال کے تھے مَیں نے پہلے وضاحت کی کہ یہ جواب مجھے آج صوبہ ملے ہیں۔ اگر معزز اراکین کا کوئی بھی سپلیمنٹری سوال ہے وہ ہمیں بھیج دیں ہم دوبارہ جواب دے دیں گے۔ نئے سوال بھیج دیں تاکہ ہم دوبارہ جواب دے دیں۔

میڈم چیئرپرسن: جی۔ fresh questions

ملک نصیر احمد شاہوانی: یہ ضلع وائز پوسٹوں کی تعداد پوچھ رہا ہے۔ انہوں نے سات پوسٹیں لکھی ہیں۔ کسی ضلع کا نام نہیں ہے۔ یہ سات اضلاع ہیں، پانچ اضلاع ہیں اس سوال کا جواب نہیں ہے۔

(مشیر وزیراعلیٰ برائے محکمہ توانائی): سر! یہ پچھلے سال کے ہیں ابھی کے نہیں ہیں۔ اس میں ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مجھے آج جواب ملے ہیں۔

میر محمد عارف محمد حسنی: مَیں نے پچھلے سیشن میں جو جواب مانگا تھا۔ مَیں نے کہا کہ جی مجھے چاغی کی detail بتا دیں، اُنہوں نے پورے بلوچستان کی detail بتا دی۔ اُس میں مجھے پتہ ہی نہیں چل رہا تھا کہ چاغی میں کونسی پوسٹیں

ہیں؟ تو سیکرٹری صاحب تھوڑا سن لیں۔ ہم پوچھتے ہیں چاغی کا، یہ لوگ بتاتے ہیں کوہلو کا۔ ہم کوہلو کا پوچھتے ہیں یہ بتاتے ہیں بیلہ کا۔ اُن کو بتائیں ڈیپارٹمنٹ کو بتایا کریں کہ جی تم سے جو پوچھا جارہا ہے اُسکا بتادے۔

میڈم چیئرپرسن: جی ملک نصیر احمد صاحب۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: منسٹر صاحب ہمارے لئے محترم ہیں۔ اور حقیقت میں اُن کو پتہ نہیں ہے اور اُن کی منسٹریاں بھی کبھی تبدیل ہوتی رہتی ہیں لیکن میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ محکمہ جو ذمہ داران ہیں یہ اُس سوال کا جواب نہیں لگ رہا ہے۔ منسٹر صاحب خود بھی اس کا تجزیہ کریں بعد میں آپ آفیسران کو بلائیں کہ یہ ضلع وار جو پوسٹوں کی تعداد ہے یہ کیا ہے؟ انہوں نے آٹھ، نو اضلاع کی مانگی ہیں کہ ان کی پوسٹوں کی تعداد کیا ہے؟ انہوں نے ڈپٹی ڈائریکٹر، ڈائریکٹر اور کچھ پوسٹیں لکھی ہیں ٹوٹل آٹھ اضلاع کی سات پوسٹیں۔

میڈم چیئرپرسن: حاجی محمد خان صاحب بات کرلیں پھر آپ بات کریں۔

حاجی محمد خان لہڑی (وزیر برائے اریگیشن): میرے معزز دوستوں نے اس سوال کے اوپر جو بات کی ہے۔ کیونکہ یہ انرجی ڈیپارٹمنٹ ہے۔ یہ ہمارے ہاں اس کا ایک سیکرٹری اور ایک ڈی جی ہوتا ہے۔ میرے خیال ابھی اس کو divide کیا گیا ہے کہ ایک نارتھ اور ایک ساؤتھ۔ یہ already ابھی تک ضلع میں ڈویژن میں انرجی ڈیپارٹمنٹ میں کوئی اسامی نہیں ہے۔ اس سے پہلے بھی جتنے بھی ہماری بجلی کے جو کام ہوتے تھے، ہمارے اریگیشن سسٹم میں وہیں پر ہمارا ایک بندہ بیٹھا ہوتا تھا جہاں یہ کام کرتے تھے۔ یہ میرے خیال پچھلے دور حکومت میں ایک نیا create کیا گیا تھا یہ انرجی ڈیپارٹمنٹ۔ یہ پہلے اریگیشن کے ساتھ منسلک تھا ابھی اس کا علیحدہ ڈیپارٹمنٹ بنایا گیا ہے۔ تو اس میں صرف ایک سیکرٹری اور ایک ڈی جی ہے ابھی یہ صرف صوبائی سطح پر آئے ہیں ڈسٹرکٹ میں اس کی کوئی بھی اسامی تخلیق نہیں کی گئی ہے۔

میڈم چیئرپرسن: جی منسٹر صاحب۔

(مشیر وزیر اعلیٰ برائے محکمہ توانائی): میڈم چیئرمین! اس پر گریڈ لکھے ہوئے ہیں 18 گریڈ کی تین پوسٹیں ہیں۔ ایک 17 کی ہے اور ایک 1 گریڈ کی ہے۔ یہ صوبائی سطح پر نارتھ اور ساؤتھ پر ہوتے ہیں اس کی ہم اگلی دفعہ وضاحت کرینگے۔

میڈم چیئرپرسن: جناب ثناء اللہ بلوچ صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 647 دریافت فرمائیں۔ معزز ممبر نہیں ہیں، تو اس کو

(خاموشی۔ اذان مغرب)

میڈم چیئرپرسن: ممبر نہیں ہیں ان کا سوال dispose of کیا جائے۔ نصر اللہ خان زیرے بھی نہیں ہیں اُن کے سارے سوال dispose of کیئے جائیں۔ میر محمد عارف محمد حسنی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 790 دریافت فرمائیں۔

میر محمد عارف جان محمد حسنی: میڈم! یہ تیسری دفعہ ہے مبین صاحب نے جواب دینا تھا۔ دو دفعہ پہلے وہ نہیں آیا، ابھی پھر نہیں آئے۔ پھر بھی ریکارڈ کیلئے میں اپنا سوال دہرا دیتا ہوں تاکہ بلوچستان کے عوام کو پتہ چلے کہ جی اس حوالے سے بار بار میں پوچھ رہا ہوں مگر مجھے جواب نہیں دیا جارہا ہے۔

☆790 میر محمد عارف محمد حسنی، رُکن اسمبلی: نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 6 اگست 2022

کیاوزیر معدنیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ 27 اکتوبر 2022 کو موخر شدہ

سیندک میٹلز لمیٹڈ کی لیز جو کہ 1992ء سے چینی کمپنی MRDL/MCC کا نکنی پیداواری عمل میں مصروف ہے کی طرف سے گزشتہ 22 سالوں کے دوران CSR کی مد میں ملنے والی رقم کی تفصیل دی جائے اور یہ رقم ضلع چاغی میں کن کن مدات میں خرچ کی گئی ہے۔ نیز ضلعی سطح پر CSR کمیٹی کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر معدنیات: جواب موصول ہونے کی تاریخ 24 اگست 2022ء۔

سیندک منصوبے کو ایک حکومتی ہدایت نامہ کے تحت 2002ء میں چینی کمپنی MCC/MRDL کو کان کنی کیلئے میں پٹہ لیز پر دیا گیا۔ 2009ء سے 2022ء کے دوران CSR کی مد میں ملنے والی رقم کی تفصیل ضخیم ہے لہٰذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔ نیز ضلعی سطح پر حکومت کی جانب سے کوئی کمیٹی تشکیل نہیں دی گئی ہے تاہم CSR کی مد میں مختص کردہ رقم SML کی جانب سے حکومت بلوچستان کو بوقت ضرورت علاقائی سطح پر جب بھی کسی کام کی ضرورت پیش آتی ہے تو CSR کی مد میں SML اور MRDL نے مل کر کام کو سرانجام دیا ہے اور اس کے علاوہ حکومت بلوچستان کو CSR کی مد میں 5% بھی ادا کرتی ہے۔ اور حکومت بلوچستان اس فنڈ کو خود اپنی مرضی سے بلوچستان کے مستحق لوگوں کی فلاح و بہبو کیلئے خرچ کی مجاز ہے اور اس کی تفصیل حکومت بلوچستان کے پاس ہے۔

میڈم چیئر پرسن: جی بتادیں۔

میر محمد عارف محمد حسنی: تھوڑا سا میں بتا دوں انہوں نے آکے میں نے بتایا تھا اس کے حوالے سے یہ تو ایک تو سوال کا جواب ہی غلط بھجوار ہے ہیں۔ ڈیپارٹمنٹ والے، اُنہوں نے مجھے بھیجنا تھا میں اُس سے detail مانگ رہا ہوں وہ مجھ سے کہتا ہے کہ جی MCC/MRDL ملکر خرچ کرتے ہیں۔ تو آپ مہربانی کر کے یہ تیسری دفعہ۔ نصیب اللہ صاحب آپ بیٹھ جائیں وزیر معدنیات نے جواب دینا ہے۔ تو آپ کیا جواب دینگے آپ کو پتہ ہے۔ سر! ایس ایم ایل کے حوالے سے سنجرانی میٹل کمپنی کے حوالے سے میں نے بات کرنی ہے مگر یہ تیسری دفعہ اس کا جواب آنا ہے یہ تیسری دفعہ ہے کوئی اس کے لئے قانون ہے یا نہیں اگر منسٹر آکر جواب نہ دیں تو کیا کرنا چاہیے آپ بتائیں ڈیفر کردیں پھر۔

میڈم چیئر پرسن: آپ اس جواب سے مطمئن نہیں ہیں؟

میر محمد عارف محمد حسنی: نہیں نہیں، یہ تو انہوں نے جواب ہی غلط دیا ہے۔

میڈم چیئر پرسن: بس ٹھیک ہے سوال کو defer کیا جائے۔نصر اللہ زیرے صاحب نہیں ہیں اس کا سوال نمبر 709 کو dispose of کیا جاتا ہے۔وقفہ سوالات ختم۔سیکرٹری اسمبلی! رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): سردار محمد صالح بھوتانی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

میڈم چیئر پرسن: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب عبدالرشید صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

میڈم چیئر پرسن: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: نوابزادہ گہرام بگٹی صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم چیئر پرسن: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر حمل کلمتی صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم چیئر پرسن: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: مُکھی شام لعل صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم چیئر پرسن: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب ٹائٹس جانسن صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم چیئر پرسن: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ زبیدہ بی بی صاحبہ نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم چیئر پرسن: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

میڈم چیئر پرسن: رخصت کی درخواستیں ختم۔

میڈم چیئر پرسن: فی الحال کوئی بھی بات نہیں کرے، کارروائی پر آتے ہیں۔ میرے خیال سے رخصت کی درخواستیں ختم ہوگئیں۔ سوالات و جوابات آپ لوگوں نے دیئے ہیں کہ نہیں؟ غیر سرکاری کارروائی کی طرف آتے ہیں۔ ثناء بلوچ نہیں آئے ہیں اُن کی قرارداد ہے تو میرے خیال سے یہ پیش ہوگئی ہے پاس کرنے کیلئے، آیا قرارداد نمبر 153 منظور کی جائے ؟۔ آپ سب اِسی کے حق میں ہیں۔ نہیں ایک بار قرارداد بیچ میں ہے منظور ہوگی یا نہیں۔ قرارداد نمبر 153 منظور ہوئی۔ نصراللہ خان زیرے صاحب نہیں آئے ہیں، اُنکی بھی قرارداد ہے آج۔۔۔(مداخلت) جب بندہ نہیں ہے پیش نہیں ہوئی تو پھر آپ کیسے بولیں گے۔

(اس مرحلہ میں سردار بابر خان موسیٰ خیل، قائم مقام اسپیکر نے اجلاس کی صدارت کی)

I welcome His Excellency Counsel General France at Karachi and Honorary Counsel Saifullah Magsi Sahib in Balochistan Assembly.

جناب قائم مقام اسپیکر: جی بات کریں۔

میر محمد عارف محمد حسنی: سر! مَیں نے بات کی تھی، اب بات کرنی ہے، پچھلے دنوں پوائنٹ آف آرڈر پر، آپ نے مجھے بھیجا تھا باہر تو زابد ریکی نے یہاں تقریر کی تھی کہ جی چار سال مَیں روتا رہا ہوں اور ابھی عارف محمد حسنی یہاں رو رہے ہیں۔ تو آپ کو یہاں ایوان کو بہت اچھی طرح پتہ ہے، نہ اِدھر مجھے رونے کیلئے بھیجا ہے میرے حلقے چاغی والوں نے نہ کبھی مَیں رویا ہوں۔ اپنے عوام کے حقوق کی جنگ لڑ رہا ہوں مَیں یہاں ہمیشہ ایک issue پر بات کی۔ اور میں نے آج تک کوئی ایسی بات نہیں کی ہے کہ میں کہوں کہ جی بعد میں وہ بات میری غلط نکلی ہے۔ مَیں نے جب کسٹم پر بات کی، کسٹم والوں کے اپنے WebSite پر آ گیا جی ''کہ انکوائری کی ہے ہم نے''۔ انکوائری کا یہ رزلٹ آیا جو میں نے یہاں پیش کیا تھا۔ اُس کے بعد میں نے بات کی تھی پچھلے دنوں SML پر۔ اس پر آپ اگر دیکھ لیں 22 نومبر کو، چلیں آپ مجھے بول سکتے ہیں کہ جی آج مَیں سیاسی حوالے سے بات کر رہا ہوں، سیاسی بنیاد پر کہ جی میرے مخالف ہیں۔ مگر 22 نومبر میں ڈان اخبار آپ پڑھ لیں وہاں کوئی 24 صفحے بنتے ہیں اُس میں جو کرپشن کا بتایا گیا ہے وہ آپ خود دیکھ لیں کہ مَیں صحیح کہتا تھا یا غلط۔

جناب اسپیکر! اِنہوں نے پچھلے دنوں، مجھے اُن سے تو گلہ نہیں ہے، مجھے گلہ ہے ملک سکندر ایڈووکیٹ سے کہ کم از کم اُنکو اپنے ممبرز کو بتانا چاہئے کہ اپنے رونے کی بات تو وہ کر سکتے ہیں ''کہ جی مَیں روتا رہا ہوں''۔ میرا اُنکو نہیں بولنا چاہتے تھا ''کہ یہ روتا رہا ہے''۔

جناب قائم مقام اسپیکر: میرے خیال سے حسنی صاحب! اِس پر پھر بحث چھڑ جائے گی۔

میر محمد عارف محمد حسنی: سر! مَیں روتا نہیں ہوں، مَیں اپنے علاقے کے حقوق کیلئے اور بلوچستان کے حقوق کیلئے لڑ رہا ہوں، اُسی پر مَیں بات کرتا ہوں مَیں کبھی بھی نہیں رُوتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: نہیں نہیں ہاں سب کو بات کرنی کی اجازت ہے۔

میر محمد عارف محمد حسنی: سر! میں آپ کو بتاؤں اُنہوں نے بات کی تھی کہ یہ ڈویژن میرے ہاتھ میں تھا۔ جناب ڈویژن میرے ہاتھ میں نہیں تھا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

میر محمد عارف محمد حسنی: اُنہوں نے کہا ڈویژن ہاتھ میں تھا، ڈویژن ہاتھ میں تھا۔ پورا بلوچستان میرے ہاتھ میں تھا بی اینڈ آر کے حوالے سے ڈویژن میرے ہاتھ میں نہیں تھا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ تشریف رکھیں وہ بات کرلیں پھر آ گر۔

میر محمد عارف محمد حسنی: بی اینڈ آر میں نے اپنے طریقے سے چلایا۔ فیڈرل منسٹر کا تعلق بھی BAP سے تھا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ تشریف تو رکھیں۔

میر محمد عارف محمد حسنی: فیڈرل منسٹر کا بھی تعلق BAP سے تھا، جو ایم این اے تھا ہمارا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اِس ٹائم فلور آپ کے پاس نہیں ہے آپ کو بات کرنے کیلئے۔۔۔(مداخلت) Order in the House ملک سکندر ایڈووکیٹ صاحب! آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔ ان دونوں کے مائیک بند کردیں ملک سکندر ایڈووکیٹ صاحب۔

ملک سکندر ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): آپ آپس میں لڑنا چھوڑ دیں میری قرارداد کو جگہ دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ دونوں کے مائیک بند کردیئے گئے۔

قائد حزب اختلاف: زاہد جان، زاہد صاحب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ملک سکندر ایڈووکیٹ صاحب قرارداد پیش کریں۔

قائد حزب اختلاف: فلور مجھے دیا گیا ہے میر عارف جان اس طریقے سے نہیں ہوتا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ملک سکندر ایڈووکیٹ! آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

قائد حزب اختلاف: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ملک سکندر ایڈووکیٹ صاحب آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔ عارف جان حسنی صاحب! آپ کو مَیں نے بولا ہے۔ ملک سکندر ایڈووکیٹ صاحب آپ بات کریں۔۔۔(مداخلت) ملک سکندر ایڈووکیٹ صاحب! آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔۔۔(مداخلت۔شور) عارف جان حسنی صاحب! آپ نے ایوان میں بہت غلط بات کی، گالی دے کر آپ نے ایوان کے تقدس کو پامال کیا۔ غیر پارلیمانی الفاظ کارروائی سے حذف کیے جائیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی ملک سکندر ایڈووکیٹ صاحب! آپ اپنی قرارداد نمبر **155** پیش کریں۔

ملک سکندر خان ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔

Before proceeding with my resolution I pay homage to the Honourbale Consul General of France and on my behalf warm welcome to him for attending the session of Balochistan Assembly. Thank you very much.

ہرگاہ کہ صوبائی محکموں کے آفیسران واہلکاران جب اپنی مدت ملازمت 60 سال مکمل کرنے کے بعد اپنی ملازمت سے ریٹائر ہوجاتے ہیں تو اکاونٹنٹ جنرل آفس کی ٹیکنیکل خلاف ضابطہ رکاوٹوں کے باعث پنشن اور دیگر واجبات کے حصول کی بابت انہیں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ حالانکہ پنشن شدہ آفیسران واہلکاران کا ریکارڈ اور سروس بک بھرتی کی تاریخ سے لے کر ریٹائرمنٹ تک متعلقہ محکمہ کے پاس موجود رہتا ہے۔ پنشن و دیگر واجبات کی ادائیگی میں رکاوٹ ڈالنا نہ صرف غیر قانونی ہے بلکہ ہمارے معاشرے کے سینئر citizens اور معمر بزرگ ریٹائرڈ آفیسران واہلکاران کی تذلیل کے مترادف ہے۔

لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ بلوچستان کے تمام صوبائی محکموں کو فوری طور پر خصوصی احکامات صادر فرمائے کہ وہ صوبہ کے کسی بھی محکمہ کے آفیسر واہلکار کی ریٹائرمنٹ پر اُنکی پنشن و دیگر تمام واجبات کا چیک اُسی دن باعزت طریقے سے حوالہ کرنے کو یقینی بنانے کی خاطر لائحہ عمل طے کرنے کو یقینی بنائے تاکہ صوبہ کے ریٹائرڈ ہونے والے آفیسران واہلکاران میں پائی جانے والی بے چینی اور مشکلات کا ازالہ ممکن ہوسکے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: قرارداد نمبر 155 پیش ہوئی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: محرک اپنی قرارداد کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے؟

قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر صاحب! ایک فلاحی معاشرے میں ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ اُسکے اَقدار زندہ ہوتے ہیں اور اُنکے انتہائی زرّیں اصول ہوتے ہیں۔ کسی بھی فلاحی معاشرے میں کسی بھی فرد کی عزت نفس کا مکمل طور پر خیال رکھا جاتا

☆بحکم جناب اسپیکر صاحب غیرپارلیمانی الفاظ XXXXXXX کارروائی سے حذف کر دیئے گئے۔

ہے، بچوں پر شفقت اور بزرگوں کی عزت کی جاتی ہے۔ہم مسلمان ہیں اور اپنے عقیدے کے مطابق ہمارے مذہب میں بھی بزرگوں کی عزت ہے، بچوں سے شفقت ہے، معاشرے کی یکسانیت ہے، اخلاقی اقدار کا فروغ ہے، لوگوں کی تذلیل کا تصور نہیں ہے بلکہ اُنکی عزت افزائی کی جاتی ہے۔ ہماری قبائلی روایات جو بلوچستان کی ہیں، اُسمیں بھی جناب اسپیکر! یہی وطیرہ ہے کہ خواتین کو بہت زیادہ عزت دی جاتی ہے حتیٰ کہ جب کہیں جنگ ہوتی ہے تو اگر خاتون وہاں آجاتی ہیں، تو وہ ولشکر ہیں دونوں الگ ہو جاتے ہیں اور وہ جنگ اُس خاتون کی عزت اور احترام کی وجہ سے چھوڑ دیتے ہیں۔اور وہاں بھی کمزور پر کوئی زبردستی نہیں کی جاتی۔لیکن unfortunatly ہمارا معاشرہ انارکی کا شکار ہے، تحمل ویسے بھی نہیں ہے۔اور یہ نفسانفسی کی کیفیت ہے۔ایک شخص جب 60 سال کے بعد ریٹائر ہوتا ہے تو پھر وہ دو تین سال تک اپنے کاغذات مختلف دفاتر میں لیے پھرتا ہے۔اور جو بھی اُسکی پنشن کے واجبات ہیں، گریجوٹی ہے، جو بھی بقایاجات ہیں وہ حاصل کرتے کرتے اُسکا دَم نکل جاتا ہے۔ حالانکہ ہونا یہ چاہیے جناب اسپیکر صاحب! کہ یہ شخص جس نے 60 سال کسی محکمے میں خدمات سرانجام دی ہیں، کسی محکمہ میں اُس نے 60 سال محنت کی ہے، اُسکی عزت کی خاطر، جس دن وہ ریٹائر ہو رہا ہو، اُس دن اُسکے تمام بقایاجات کا چیک پہلے سے یہ محکمہ کی ذمہ داری ہونی چاہیے کہ وہ وہاں سے clear کروا کر جس دن وہ آفس چھوڑ رہا ہو، اُس دن وہ چیک اُس کے حوالے کیا جائے۔ باشعور ملکوں باشعور حلقوں میں یہی طریقہ کار ہوتا ہے۔ اُس کی مجبوری کو اُسکی غربت کو کیوں مذاق بنایا جاتا ہے۔آپ سب اِس بات کے گواہ بھی ہوں گے کہ پنشن کے بعد وہ لوگ کن تکالیف میں ہیں۔لہٰذا میں یہ گزارش کرتا ہوں آپ سے رولنگ، قرارداد تو ویسے بھی سفارش ہوتی ہے گورنمنٹ سے ہم کرتے ہیں اُن سے آگے بھی ویسے بھی گزارش کریں گے۔

لیکن جناب اسپیکر! آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ ایک رولنگ دیں کہ جو بھی ملازم ہے کلاس IV ہوتا ہے یا کلاس V گریڈ کا ہے، VII گریڈ کا ہے، جس بھی گریڈ کا ہے جس دن وہ ریٹائر ہو رہا ہوں اُس دن اُس کے تمام بقایاجات clear کر کے کیونکہ اُس کا سارا ریکارڈ محکمے کے پاس ہوتا ہے اُس کی سروس بک محکمے کے پاس ہوتی ہے اُس دوران اُس کے سارے بقایاجات clear کروا کر جس دن وہ جا رہا ہوا اُس دن اُس کے حوالے کر دیں، یہ جناب! اگر یہ حکم آپ جناب چیف سیکرٹری صاحب کے لیے یہ رولنگ دیں کہ چیف سیکرٹری صاحب Province of Balochistan یہ ensure کریں تمام محکموں کو یہ ہدایت جاری کریں کہ جو بھی شخص ریٹائرڈ ہو جاتا ہے آخری دن اُسکے تمام بقایاجات کا چیک اُس کے حوالے کیا جائے۔ یہ میری گزارش ہوگی جناب سے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ ملک صاحب۔جی احمد نواز بلوچ صاحب۔قرارداد کے بیچ میں point of

order پر آپ جو ہے۔تشریف رکھیں۔قرارداد سے متعلق کوئی بات کرنا چاہتا ہے؟

میر احمد نواز بلوچ: جناب اسپیکر! ہمارے جو بزرگ شہری ہمارے جو ریٹائرڈ آفیسرز ہیں وہ سب مہینے مہینے یہاں خوار ہوتے ہیں دور دراز علاقوں سے آتے ہیں تو میں اپنی پارٹی کی طرف سے اِس کی مکمل حمایت کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔آیا قرارداد نمبر 155 منظور کی جائے؟

جناب قائم مقام اسپیکر: قرارداد منظور ہوئی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی احمد نواز بلوچ صاحب! مختصراً اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

میر احمد نواز بلوچ: شکریہ جناب اسپیکر۔آج اِس اسمبلی میں فرانس کے سفیر کے آنے پر ہم اُنہیں دل کی گہرائیوں سے بلوچستان اسمبلی آمد پر خوش آمدید کہتے ہیں۔اور ساتھ ساتھ جتنے بھی ہمارے بلوچستان سے اسکولوں کے بچے یہاں تشریف فرما ہیں، اُن کو بھی ہم بلوچستان اسمبلی آنے پر خوش آمدید کہتے ہیں۔

جناب اسپیکر! گوادر کا نام لے کر بلوچستان یا پاکستان میں سی پیک کی یاد دلاتی ہے۔جناب اسپیکر! ہم دیکھتے ہیں کہ گوادر میں راتوں رات، مجھے تو اُسے مُلاّ نہیں کہنا چاہیے مگر وہ مُلاّ کے نام سے مشہور ہے جس کا نام ہدایت ہے، وہ چند دن پہلے جس نے ایک تقریر کی تھی ایک دھرنے میں۔تو اُس نے اُسمیں جو language use کی تھی ہمارے قائدین ہمارے اکابرین کے بارے میں، مَیں اِس فلور کے توسط سے اُسکی مذمت کرتا ہوں اور مَیں یہ سمجھتا ہوں کہ جس پارٹی سے اُسکا تعلق ہے یا اُنکے اکابرین نے اُسے یا اُنکی یہ تربیت ہے کہ وہ اپنے لوگوں کو یا ایسے نام نہاد ہدایت جیسے لوگوں کو اسٹیج دیتے ہیں۔اور اس کو plant کر کے بلوچستان یا خصوصاً CPEC کو ناکام بنانے کے لیے یا گوادر میں بسنے والے اُن عوام کے جو حقوق ہیں اُن کو سبوتاژ کرنے کے لیے۔کیونکہ جب سے ہدایت رُونما ہوا ہے اِس کم عرصے میں، میرا خیال ہے یہاں بہت سے سینئر پارلیمنٹیرینز سیاستدان بیٹھے ہیں وہ ایک دن میں یہاں تک نہیں پہنچے۔یا وہ راتوں رات ایسے بڑے جلسوں میں یا دھرنوں میں لیڈر نہیں بنتے۔مگر ہدایت جیسے ناسُور اِس صوبے کے لیے جو plant ہو کر یہاں آئے ہیں، وہ اپنے اُن عزائم میں اِنشاء اللہ بلوچستان کی دھرتی ایسے ناسُوروں کو پہنچان چکی ہے۔ہمارے یہاں جو سیاسی کلچر ہے یا ہمارا جو یہاں مذہبی کلچر ہے، وہ اِن جیسے ناسُوروں کو اپنے درمیان جگہ نہ دے۔تو مَیں اِس ایوان کے توسط سے ہدایت کی اُس دن کی speech کی مکمل مذمت کرتا ہوں کہ جنہوں نے ہمارے اکابرین یا اِس صوبے کے لیے جو الفاظ اُنہوں نے کہے ہیں اُن کی مَیں مذمت کرتا ہوں۔اور اُن کی اُس پارٹی کو تنبیہ کرتا ہوں کہ یہ بلوچستان ہے اور بلوچستان میں بھائی چارے کی اور بلوچستان میں جو شائستگی اور یہاں کے جو مجموعی جو سیاسی اکابرین ہیں جو صدیوں سے اِس صوبے کے لیے اور بلوچستان کے لیے جو جدوجہد کی ہے، وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ہمیں وہ سرٹیفکیٹ بھی نہیں چاہیے جو

مولانا صاحب اپنے لیے ڈھونڈ رہے ہیں۔ تو انشاءاللہ ہم اُن کو اِسکا جواب سیاسی طریقے سے بھی دیں گے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ احمد نواز بلوچ صاحب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اب مَیں گورنر کا حکم نامہ پڑھ کر سُناتا ہوں۔

ORDER

In exercise of the powers conferred on me by Article109(b) of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, 1973. I Mir Jan Muhammad Khan Jamali, Acting Governor Balochistan hereby order that on conclusion of business, the session of the Provincial Assembly of Balochistan shall stand prorogued on Thursday the 24th November, 2022.

جناب قائم مقام اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 6 بجکر 13 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆